

REGISTERED NO. A.780
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
MAN IS NOT TO BE DECTATED HE IS TO
DECTATE UNTO OTHERS ITS TITLES
M.H Khan Artist

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا سو سبب یہ کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہم پنچ کے اصرار پر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ خیر فبالبلاغت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں لا پتہ غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو لفافہ نیلام سند نمبر تو نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ چھپوانے کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی جریدہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی رسائی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہ ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی کا بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی طرف پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط وکتابت آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۲۴۴

مضامین

۱۵ ستمبر ۱۹۲۰ء

بدنصیبن بنام مسٹر عثمانی

(سلسلہ ۸ ستمبر ۱۹۲۰ء)

ہاں مرزا۔ تم کہتے ہو کہ ہمارے ہاتھ میں یہ لوگ اس طرح ہیں کہ جو ہم کریں گے اسکو وہ قبول کریں گے؟ اور یہ تمہاری نادانی کی دلیل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ عالم یا مجتہد جب تک صد درجے کی زحمت اٹھا کے مسئلے کی چھان بین نہیں کر لیتے اسوقت تک منہ سے بات نہیں نکالتے۔ بحث مباحثہ اور تحقیق کے بعد جو کہہ دیا اپنے قول سے پھرتے وہ کوئی ترکی ٹوپی والے علیگڑھی ہوں گا ماسٹر اور ریفارمر کا لقب لے کر یہ تو تمہارے ہم مشربوں کی خاصیت ہے۔ ملک کے ڈپلومیٹ کو دیکھا کہ ولایت میں اور صحبت ہے تمہارے صاحب کی تصویر جا کے دیکھنا بس وہیں سمجھ گئی کہ ایک مسلمان ملک کے دل میں جگہ کرنی چاہیے آپ کا ترجمہ ملک صاحب کی خدمت میں بھیجنے کا ... میں یہ سنح پیدا کرنے کا اجازہ لیا ہے۔ ولایت والوں کو دیکھا کہ وہ بیبیاں رکھنے کے خلاف ہیں ولایت ہے وہ مذہب نہ ملک۔ ہم اسوقت تک مہذب نہیں ہو سکتے جب تک دین کی راہ سے ایک بی بی کے ہوتے دوسری بی بی کو حلال ان بیبیوں کے حرام ثابت کر دیں۔ چلو اچھی کتابیں لکھیں اور دو تین جلسوں سے جلسہ ملا کے آگے ریفارمر اسلام کا خطاب لے لیا ہے

دل کی پوچھو تو میں جیو نکل بھرے کباب سے گھبرا گئی جب وہ جیو والے کی آواز سنی سو گر میں ہرگز اس بات سے خوش نہیں ہوں گی کہ تم ریفارمر کے گھر بیٹھے جائیں۔ میری جان مرزا۔ چاہیے ہاتھوں اور سینوں میں قرآن بھی ساتھ

یہ کہا ہے جس طرح حدیث اور فقہ کی کتابیں قرآن میں اختلاف نہیں اس وجہ سے نہ تکلے جانچنے (جرح و تعدیل) کی ضرورت نہیں مگر ناسخ و منسوخ کا علم اور قرآنی اصطلاحوں کا حل حدیث و تفسیر کے سوا اور کسی ذریعے سے ممکن نہیں۔ حدیثوں میں ضرور بعض مفسدوں نے روایتیں گڑھی ہیں۔ مگر یاروں کی گڑھت عالموں سے چھپی نہیں رہ سکتی اسلیے عالموں نے محنت اور جانفشانی کے ساتھ جرح و تعدیل کا ایک خاص فن مرتب کیا۔ اب راہ آسان ہے۔ عامہ نو ریفارمر کی ترکی ٹوپی پر منحصر نہیں جو محنت کرے وہی دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر سکتا ہے۔

اسلام کے قانون قاعدے نہایت مضبوط اور آسان ہیں۔ جب انسان مجبور ہو جائے کی پابندی اس پر فرض ہے اور جب پوری طرح مجبور ہو جائے تو آسانی کے ساتھ نباہ کر تو سکتا ہے۔ جو قانون کبھی عارضی طور پر توڑ دیا گیا ہو وہ دلیل میں پیش کرنے کے قابل نہیں۔ ایسی گواہیاں وہی لوگ اپنے دعوے کے ثبوت میں لا کے پیش کرتے ہیں جو ان مضبوط قاعدوں سے جلتے ہیں۔ انھیں اپنی ضرورتوں کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یا اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں رکاوٹ خیال کرتے ہیں۔ تمہیں یہ بات پہلے بھی کہہ چکی اور جب تک تم کملے اوڑھے رہو گے برابر کہوں گی۔ چاہے تم بھلا مانو یا برا خواہشوں کے لیے پاک بندوں کی دنیا میں کمی نہیں۔ رسول اللہ کی آنکھ بند ہوتے ہی ایک اللہ کی بندی سجاح نامی اپنی فصاحت کے زعم میں نبوت کا دعوی کر بیٹھی اس نے اعلان کر دیا کہ مجھ پر مال سے مجھے غرض نہیں۔ جیسے زکوٰۃ میں بندی کا کوئی حق نہیں۔ میں تو نبوت کا دعوی کرتی ہوں۔ لوگوں تک جو میں نسخ کروں وہ بھی تمہارا اور ورثے کا مال بھی تمہارا۔ تم خود ہی آپس میں بانٹ لو اور جیسے چاہو اپنا امیر بناؤ میں دخل نہ دوں گی۔

اسے پہلے اتنا اعلان ہوتے ہی قبیلے کے قبیلے ایمان سے منہ موڑ کے اس چرب زبان چالاک عورت کے ساتھ ہو لیے۔ کسی قاعدے قانون کی پابندی نہ تھی۔ مرد بھی آزاد عورتیں بھی آزاد۔ پردہ اٹھا نقاب کا نہ تھا۔ ملا نماز روزے کی قید سے رہائی ملی رسول کے اخلاقی حکموں کی تعمیل دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی۔ انکے موافق ہوا جو پہلی تو سب کے سب فرشتے ہوگئے یہاں چھا یا اماں۔ وہاں ہو کا ڈاؤ۔ قطب قمر اور ولایا کی دھاک بندھ گئی۔ بی سجاح نے مسیلمہ بن ثمامہ کا نام سنا تھا کہ وہ بھی اسی جنون میں مبتلا ہے جس میں بندی ہے۔ یہ بھی سنا تھا کہ صورت شکل کا اچھا ہے جوان جہان ہے آزمیں اور بیتہ کا جوڑا لگ جائے بس فوراً وہی نازل ہوئی۔

يہ عليكما بيمامة ۔ فانهما دار قيامة خلق مسيلمة بن ثمامة ۔ فان كان ونعيبا فهي اللهي ملامة ۔ وان كان كذابا فلقي من الندامة ۔ فالعاقبة منا مة ۔ لا يفكم من عاملامة ۔

ترجمہ یمامہ کی طرف کوچ لازم ہے کہ وہاں کا حاکم ہے مسیلمہ بن ثمامہ سے ملاقات ہوگی۔ آزمائش کی گھات ہوگی۔ اگر وہ بھی ہے تو نشانہ پڑے سے پہچان مل جائے گی اور پھر وہ رنگا سیار بنا دی

نہ ہوا تو پھر موت کی خاصیت آ جائیگی [illegible]
فرمائے گی۔ جہیفہ کے لیے نصیحت پائیگی تھوڑا
قول پالا ہوگا۔ مجھ لے کا منہ کالا ہوگا)۔
وحی کا اشارا پاتے ہی عرب کے بڑے بڑے
سوار جیسے [illegible]
صاحب اور [illegible]
اور اقربا [illegible] صاحب
اور شیب [illegible]
اسکے پیچھے گھر [illegible]
[illegible]
مصنف [illegible]
نبی کریم [illegible]
[illegible]
یہاں سیلہ کے [illegible]
بیٹھے ہوے اگر
انار سیب کی [illegible]
بجوائی [illegible] تھیلیاں
نامہ کہا کہ پیارا کا
تم پر جان جاتی ہے
وہ نصیب میرے
جو ہیں بلا سے سیب
گھر آئیں سے
سرخ آنکھوں پہ پیچھے
[illegible]
آ مری جان لگے
سے ہیں گالوں [illegible]
فوج سے [illegible]
خود ہی سفر آخرت
تیار ہوں [illegible]
سے [illegible]
ہوں [illegible]
گزرا [illegible] کی حاجت ہی کیا ہے [illegible] کی
برچھیاں چلاؤ گا [illegible] سے تیر برسا [illegible]
کے گز [illegible] کی گند میں پھینسا دو۔
اور ہماری [illegible] بنا [illegible] پیاری

آئی۔ جسے [illegible] موجود ہے جوانی کا لطف اٹھاؤ۔
ثواب کماؤ۔ عاشق کرو یا وہ [illegible]
وصل چاہو دل بر یہاں کا ترس کھاؤ [illegible]
[illegible]

سکے کا کون تمہارے عزیز ہی جان کو
یاروں سے اپنے [illegible] جانی مکان کو
[illegible] نامہ بھیجتے ہی [illegible]
[illegible] کے چالیس نوجوان اور دل میں لے کے

دھکڑے کے گھر پہنچی وہاں [illegible]
[illegible]
کی [illegible]
گزرا [illegible] کے سمجھانے کے لیے [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو سکتا اس [illegible]
نے بھیجے ہیں [illegible]
تھیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نے آ کر [illegible]
[illegible]
نہیں تھیں جو پھر
بیٹے نکاح کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
دیتے ہیں [illegible]
کے کہنا نے سے بی
سجاح سیلہ کے
پاس پہنچ گئیں
اس نے پوچھا خیر
[illegible]
[illegible]
کا [illegible] لوگ [illegible] تمہیں [illegible]
ہیں۔ [illegible] جلدی سے [illegible]
[illegible] کا نام [illegible] سیلہ صاحب
[illegible]



حاجی: [illegible] ملاوں رسے۔
[illegible] ملاوں رسے [illegible] ملاوں رسے دگا باج۔
ڈاکٹر: ابھی کانفرنس میں تمہاری شہنائی کیوں بند ہو گئی تھی۔ وہیں [illegible] کاروں سے
سر ملانا زیادہ مناسب تھا مگر اب تو بے وقت کی ہے۔

بھول چوک سب کچھ کر بیٹھ سکتا ہوں جو غلط سے چوک ہوئی ہے دیکھو ساٹھ ستر برس کے بعد ہندوستان کی انگریزی حکومت کو دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند میں [illegible] فروگزاشت یاد آئی تو بھلا میں کس گنتی کس شمار میں ہوں۔ اچھا بتاؤ تمہاری فوج کا موذن کون ہے؟ ابن سماح نے کہا شبیب بن ربعی ریاحی۔ بولے کہ جاؤ اس سے کہو فوج میں منادی کر دے کہ [illegible] نے پانچ وقت کی نماز جو واجب کی تھی مسیلمہ نے تم پر سے صبح اور شام کی نمازیں [illegible] اس مبارک نکاح کے ساتھ [illegible] کر دیں۔"

راوی کہتا ہے کہ ان پانچ رکعتوں میں چند دقیقے صرف ہوتے تھے خدا کی عبادت میں اتنا سا وقت کیا حقیقت رکھتا ہے مگر نہیں حکم سنتے ہی لوگوں کی باچھیں کھل گئیں دانت بجنے لگے پگڑیاں اچھلنے لگیں وہ دھوم دھام ہوئی کہ عرب میں ہمیشہ یاد رہے گی۔

نوٹس

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]

مقدمہ اجراء ڈگری نمبر [illegible] ۱۹۳۰ء

[illegible] ضلع سلطان پور [illegible]

بنام

[illegible] حسین وغیرہ	[illegible]

[illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

[illegible] ستمبر [illegible] ۱۹۳۰ء [illegible]

[illegible] انگریزی

وقت حاضری [illegible]

گویا کرکری بنا خزانہ ہاتھ لگا۔

مرزا۔ یہی حال آج بھی ہے جب اسلام کوئی ضابطہ یا دستور کسی بہت جلد بدل ایک شخص کے ہاتھوں لٹتا ہے گرفتار یا نہ بچنے پاتے ہیں گویا دنیا برسوں سے پیاسی بیٹھی ہوئی تھی کہ تحریک کا دہانہ کھل گیا۔ یا اسلام نے زنجیروں میں جکڑ دیا تھا فلاں شخص کے ہاتھوں سے ہی آزاد ہوئی۔ اگر اسلامی دستوروں میں ایسے ہی کانٹے ہیں تو سب تو پھر لوگ کیوں اسکا نام لیتے ہیں بغیر مسلمان بنے بھی زندگی کا چین اور عیش حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ہندوستان میں تو کوئی ایسا قانون بھی نہیں جو کسی کو مسلمان رہنے پر مجبور کرتا ہو۔ ناقص اور کچا مذہب رہی ہے جسکے ماننے والے ہمیں ہر قدم پر ترمیم اور اصلاح کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ شہرت حاصل کرنے کا بھی آسان ذریعہ ہے کہ کسی نہ کسی مذہبی اصل سے انکار کر دو بس کچھ لوگ مخالف ہو جاتے ہیں کچھ موافق۔ موافقت سے زیادہ مخالفت شہرت کا باعث ہو جاتی ہے۔ جو یہی حال رہا تو اسلام کی ہانڈی ایک دن مزہ کی ہانڈی ہو جائے گی مزہ کی حکایت سنو یہ بیچارے بیٹھے گوشت ابال رہے تھے دوستوں کا ایک گروہ سر پر نازل ہو گیا ایک نے چمچہ ڈال کے بوٹی نکالی اور منہ میں رکھ کے کہا نمک کی کمی ہے دوسرے نے نمک ڈالا اور بولے نمک تیز ہے تیسرے نے مرزا جی کے نام کی [illegible] گرم مسالہ کی کمی ہے چوتھے نے بوٹی گل کے ظاہر کیا ہنڈیا [illegible] کے [illegible] دیکھتے دیکھتے ہنڈیا خالی ہو گئی ایک ننھا سا چمچہ باقی رہ گیا میاں مزہ نے دیکھا کہ [illegible] جھٹ سے وہ چمچہ اٹھا لیا اور کہنے لگے بھائیو سرکہ نمک گرم مسالہ دو ساگ گیا اپنی اپنی قسمیں اب تو ہنڈیا ہی کی محتاج ہے۔"

مرزا۔ مجھے ڈر ہے کہ اسلامی دستور روشنی یورپ کی تہذیب کے چلتوں ایک ایک کر کے ختم ہو جائے گا اس ہنڈیا میں خاک اڑتی نظر آئے گی۔

میں نے جو کہا کہ مرد عورت کا نگہبان ہے تو تم نے اسکا یہ جواب دیا کہ

"عورت مرد کی نگہبان ہے۔ عورت اپنے شوہر کے مال و جان کی بہترین نگہبان ہے......"

اگر آج ان منقولات پر [illegible] جہاں [illegible] سے باہر [illegible] جھگڑے اٹھ رہے ہیں اور جنگ [illegible] کورٹ میں [illegible] ایسی [illegible] کہ [illegible] بھاگ جائیں اور [illegible] صاحب [illegible] چھوڑ [illegible]۔

مرزا۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ شرفا [illegible] کی [illegible] قتل لگانے رنڈیوں کے کوٹھوں پر [illegible] جائینگی۔ اور بیوہ ہو جانے سے دوسرا نکاح کرنے کا حق مردوں سے چھین نہیں سکتا۔ رنڈی تو ایک [illegible] ہے۔ ہمیشہ کے لیے پانچ انگلی [illegible] چھاتی پر [illegible] رہے گی وہ جان لیوا بیماری ہوگی کیسی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔ [illegible]

تاریخ راجگان ہند
وقائع راجستھان

ہمدم بک ایجنسی [illegible] کی [illegible] ہندوستان [illegible] راجگان ہند [illegible] ہندوستان کے [illegible] تاریخ نہیں [illegible] اگر آپ ہندوستانیوں کے [illegible] رسوم اور روایات کا صحیح علم رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی راجستھان کے مطالعہ کے لیے بھی [illegible] رہ جائے تو بہا [illegible] قیمت صرف [illegible] روپیہ [illegible]

المشتہر

منیجر ہمدم بک ایجنسی لکھنؤ

نہیں ہے وہاں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ رنڈی بھی ہے دوسری جورو بھی ہے۔ ہاں یہ کہ عورت بھی ذکر کرو گے مامی جی آج ہم کیسے رام جانا سکتی ہے گرو ہوتی ہیں اس قماش کی ہوتی ہیں وہ سب بھی یہی کرتی ہیں۔ ....

....

پھر وہ کوئی سپاہی تو ہے نہیں جو کسی کو پکڑ رکھے۔ پردہ تو اسلئے ہے کہ عصمت دار عورتوں کی عصمت پر غیروں کی رال نہ ٹپکے یا یہ کہ خانیہ بدکاری کا بازار گرم نہ ہونے پائے۔ علاوہ کرے جو بے حیائی پہلے میں کہہ چکی ہوں کہ جو گناہ عام ہو جاتا ہے وہ پھر گناہ نہیں رہتا۔ اگر مردوں نے بے غیرتی پر کمر باندھی اور عورتوں نے ان کا ساتھ دیا تو بے شک بے پردگی اُنکی ذمہ دار ہوگی۔ تمہارے اس قول سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم عورت اور مرد کو ایک ہی ناچ ناچتے دیکھنا پسند کرتے ہو۔ بے پردگی سے بے غیرتی پیدا ہوگی اور بے غیرتی جب آئیگی تو میاں کو بی بی کی پروا ہوگی نہ بی بی کو میاں کی۔ غیرت دار مرد وعورت کیسی ہی رہیں رہ جاتا ہے۔ استاد مصری بکر بازی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ فوج نے آذربائیجان پر چڑھائی کی ایک کوئی سپاہی فوج کے ساتھ تھا اُسنے ایک خوبصورت رنڈی خریدی اور بی بی کو لکھا کہ تمہارے لیے کیا کیا اب مجھے تمہاری کوئی پروا نہیں۔ جب تک لڑائی سے واپس آؤں اسوقت تک [illegible] رہو گی۔ بی بی بھی جلی اُس نے جواب میں لکھا کہ تمہاری کو بھی پروا نہیں تم جب آؤ گے تو دیکھو گے کہ ایک گبرو جوان چھیلا چھبیلا تمہارے بستر پر آرام کر رہا ہوگا۔ اتنا سننا تھا میاں پیٹ پکڑے دوڑے گھر آئے رنڈی کو بھی بیچ آئے آتے ہی بی بی سے پوچھا تمہیں میری جان کی قسم کیا تم نے وہی کیا جو تم نے خط میں لکھا تھا عورت نے کہا بیچا بھی مرد کے [illegible]

علامت ہی میں اعتبار اول [illegible] خدائی قانون میرے دل میں جو عظیم [illegible] سے کہیں زیادہ وقعت رکھتا ہے تو بیچاری کس شمار میں ہے جو تیرے پیچھے اپنے خدا کی گنہگار ہوں۔ تو نے جیسی بات کی دنیا میں سمجھا کہ اب تو رقیب کی جلن کا مزہ چکھا کر کیسا [illegible] میاں نے لونڈی کا پیسہ [illegible] اپنا نام [illegible] جائے گی راہ لی۔ باقی آئندہ

راقم

[illegible]

عذاب جان

اودھ پنچ۔ یہ صحیح ہے کہ متمدن دنیا اپنے وطن کی خدمت کو خدمت اور سب سے زیادہ اہم اور ضروری خیال کرتی ہے اور یہی ہونا چاہیے مگر سہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند

خدا سلامت رکھے ہمارے ہندوستان کو عموماً اور ہمارے صوبہ کو خصوصاً یہاں کے افراد نسبتاً دوسرے مقامات کے زیادہ خود فراموش ہیں۔ یہاں ایسے صدہا واقعات ہو چکے ہیں کہ صاحبزادہ ہے اول کا نشین ہیرا [illegible] خصلت [illegible] مگر وہ یہ ماں کہ صاحبزادے کی شادی کی فکر میں نیند آتی ہے نہ خود ناشناس صاحبزادہ [illegible] جوش میں رات کو رہتا ہے۔ صاحبزادہ تو خیر بچہ ہے اس سے واقف نہیں کہ وطن کا حق کیا ہے سلامتی سے ابا جان [illegible] لڑکوں کے باپ ہونے کے یہ نہیں جانتے کہ [illegible] وطن کے کیا کرینگے [illegible] نہیں رہتا کہ اب [illegible] ہم نے جو بھیا کی ماں کے ساتھ بیاہ رچایا تھا کیوں بھیا کی اماں کہتی ہیں کہ اے ہے زندگی کا کیا بھروسا اپنے بھیا کا سہرا دیکھ لوں۔ بھیا کے بابا [illegible] کے فرماتے ہیں [illegible]

کی شادی کا سہرا جلدی ہو جائے تو ہم حج کرنے چلے جائیں۔

جس صوبہ کا یہ حال ہو وہاں [illegible] کے دل میں میونسپلٹیوں کی ممبری کی ہوس آنریری مجسٹریٹی اور آنریری منصفی کی شائق کوئی بڑی بات نہیں۔ میونسپلٹی کا انتخاب [illegible] کی بدولت [illegible] ناقص [illegible] ممبروں کی دست برد سے کس قدر محفوظ ہو گئی ہے اگرچہ تاحال [illegible] صورت دکھائی دیتی ہے لیکن خال خال [illegible] تصدیق حاکم ضلع [illegible] مجسٹریٹوں اور کلکٹروں کی [illegible] طرح [illegible] عدل و انصاف [illegible] لیکن بعض [illegible] ہیں کہ حکومت [illegible] عدل وانصاف کا [illegible] لندن [illegible] اخبارات ہندوستان کی زبان [illegible] ہندوستانی [illegible] کی خدمت [illegible] بنگالی [illegible] ہم ان [illegible] صاحبزادے کی شادی کی ہوس میں [illegible] شب [illegible] بسر کرتے ہیں [illegible] نتیجہ یکساں ہو۔

اودھ پنچ۔ یہ تو [illegible] اب سنیے حال [illegible] عذاب میں جان ہے۔ خدا [illegible] ممبروں کی [illegible] کا سلسلہ کم ہو جاتا ہے [illegible] اور [illegible] سازی کا کارخانہ [illegible] ہوتے [illegible] نیند آ جاتی ہے مگر [illegible] جان عذاب میں ہے [illegible] نیند [illegible] ہزار [illegible] خوشامدی نیند کا [illegible] عادت [illegible] پہلے [illegible]



دوستاں را کجا کنم محروم
سنکہ با دشمناں نظر دارم

تعلقدار:- اجی حضرت یہ دوستی ہے کہ دنیا مجھے برا کہتی ہے اور آپ شربت کے سے گھونٹ پیتے ہیں۔

حکومت ہند:- دوست گھبراؤ نہیں ایسا بلڈاگ پالا ہے کہ دوست ہو یا دشمن کسی کی پروا نہیں۔ صرف ہندوستانیوں کا دشمن لینا تو شیر کہا اور جھپٹ پڑا۔

جو صاحب نہاری، عطار، یا عطروالوں کے درشن صحیح پتے ماخذ بنام منیجر صاحب اودھ پنچ لکھنؤ کو دینگے اگر نمونہ عطر مفت روانہ ہوگا۔

آنکھیں خراب ہو کے نیچے سر سید و مولوی شبلی ولیہ (رحمۃ اللہ) نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے کہ فیاض نے دیں بیمار (ڈیلے باندی) اس کو اکثر دھوکہ - دعوں دعاں اسے کہیے سارا سچ باطل - ارے بھئی کون ہے ؟ -

" ابھی نیت بے خبر سوتے ہو - پکارتے پکارتے حلق خشک گیا - اگر ہم ڈھیلے نہ پھینکتے تو شاید قیامت تک نہ جاگتے "

" خیر الحمد للہ یہ سمجھ ادھر میرے قریب سے کیا کام ہے جو آرام میں خلل ڈالتے ہو "

" تمھارا آرام کیا ابھی ایسی تیسی ہے - کھڑے کھڑے آنکھیں دُکھنے لگیں - بھلے مانس ہم بھی رات بھر جاگتے ہیں "

" یہ پہلے یہ فرمایئے کہ آپ ہیں کون ؟ "

" ہائیں - تحسین واللہ - ابھی ابھی تک ام از نہیں پہچانا - عجب - ابھی میں کون ؟ میں تمہارے خان بہادر کے سالے کے داماد کے بھانجے کے سوتیلے بھائی کے خسر کے چچا زاد بھائی کے ماموں کے پھوپھی کے نواسے کے دریا سسر کے سمدھی کے خار کے حقیقی دوست "

" بھئی خدا بچائے تم سے اور تمھارے خان بہادر سے - اچھا آؤ گھر میں آؤ "

اتنی گفتگو کے بعد حضرت رسول بادی اسلام کی علیکم السلام مزاج بخیر خیر کہاں زحمت فرمائی معاف کیجیے گا میں نے جناب کو مطلق پہچانا اتنا یاد ہے کہ کہیں دیکھا ضرور ہے -

سبحان اللہ - یاد کیجیے ۱۸۹۵ء کی بارش میں آپ کھمبا کے درخت کے نیچے کھڑے تھے اس وقت آپ نے سگریٹ سلگانے کے لیے کسی سے دیا سلائی مانگی تھی - بندہ وہیں بیٹھا تھا درست ہے واللہ دنیا آپ کا ادرنے کا احسان مانتی ہے - آپ منہ کو رومال نصیبین کے [illegible] کا احسان بھول گئے - یعنی بڑے [illegible] ہو "

" اچھا جناب [illegible] ماننے والے صاحب آپ زرا کا مطلب بیان کیجیے "

" اس صفت سے رہ رہی سوال ہے - کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ سیل کھن قریب ہے "

" جی ہاں صرف تین ماہ باقی ہیں - پھر میں کیا کروں - قریب ہے تو ہوا کرے "

" میں نے کہا آپ ٹھہرے شاعر آدمی کہیں بھول نہ جائیں "

" خدا غارت کرے آپ کو بھی اور بندے کی شاعری کو بھی - چلے وہاں سے عذاب میں جان کرنے "

" خیر آپ بگڑیے نہیں مگر یاد رکھیے ووٹ کا مستحق بندہ ہے "

" ووٹ دکشنری کی ضرورت ہے تو آپ کے پاس جائیے "

" ابھی ووٹ نہیں ڈالوں گا "

" خیر حضرت چلتا دھندا کیجیے جب وقت آئے گا دیکھا جائے گا - مگر یاد رہے کہ آئندہ اگر آپ نے اس وقت تکلیف فرمائی تو واللہ وہ بے نقط سناؤں گا جو کسی ڈکشنری میں نہ ملیں "

ابھی حسابی دوڑ میاں آفتاب دنیا کے پرلنگ اسٹیشن میں داخل ہو نہ پائے تھے بہتا کون - ووٹ اٹھایا کہ رات بھر کی تنگدستی تحصیل میں جمع کریں - سگریٹ سلگا کے منہ میں دبایا آگ اور پانی ساتھ لے کے بیت الخلا کے آستانے پر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک اور بانگ بے ہنگام سنی " کون ہے ؟ " ..... " میں بھلا ہوں " ....

" بھلا میں بھی - تو تم ووٹ تمہارے ووٹی " ..... " یعنی ؟ " ..... " یعنی یہی کہ میں کا مطلب بندہ سمجھا نہ ترانے کے معنی ضرور کیجیے - بھلے مانس میرا کسی کا نام نہیں ہوتا صاف کیجیے گا آپ عجب نا شخص ہیں "

غرض پھر دروازے کی کنڈی کھولی " آئیے جناب میں صاحب "

ان حضرت نے بھی وہی ووٹ کی فرمائش کی اور مجھے آل خمیس کیا معنی کہ سلامتی سے آپ کے پاس نہ دولت ہے نہ لیاقت خصوصاً لیاقت کا یہ حال ہے کہ شفا کرنا بھی محال ہے - انھوں نے دماغ چاٹنا شروع کیا - بندہ لاحول کہہ کے دروازہ کا ادار ہاتھ کھینچا کہ چلیے اب ہم اور آپ بیت الخلا میں تفصیلی گفتگو کریں گے - اب تو حضرت جھنجھلانے لگے " جی ہاں کرنے " - بندے نے کنڈی جھٹکا دیا وہ ڈرا - بیچارے سیدھے صاحب بھی کیا ہو کے بوکھلا سے بگڑے بھاگے - کیوں اشراس گلگشت کی تاب پاخانہ کسی طرح نہ لاسکا - اب اکثر وں بیٹھ کے دکھ کو خود خاموش کرتا ہوں قصیدے سے پڑھتا ہوں حضرت آسمان ہی پر چڑھے جاتے ہیں جتنا جھکاؤ اتنا ہی اُدھر - پاخانہ تھا یا جاڑوں کے زمانے کی فصل " ارے بھائی کنکوا [illegible] نکلو - جوا دے دیکھے کھڑ - مٹھائی کھلا نیچے نکلو - تو یہ کیسے وہ کس کی سنتا ہے - خاموش ہے انکاری گردن بھی نہیں ہلاتا - ارے کیا جان عذاب میں ہے یہاں پاخانے صاحب نے قاصد بھی نہ بھیجا کہ بات کچھ توقیع ہو جائی " الخروج بعد الفیہ ورکن الزوج لهاستہ ہی سہی سہی

گرا تو سے [illegible]
کے زلیخا [illegible]

آپ جانتے ہو کہ یہ کندی چیز [illegible] بڑے بڑے طاہروں کی زندگی دشوار ہو جاتی ہے - جنرل صاحب بہادر یا جرنیل صاحب بہادر

ہیرو پیلی کمشنر بننے کی خوشی میں پاینہ سے باہر ہو رہے ہیں یہاں شبہ چارپائی پر پیٹ پکڑے پڑا ہے۔ خضاب میں جان ہے۔ جھولی میں جائے دودھ۔ خدا کرے یہ شخص کبھی عبرت نہ گست کی۔ سبھا والوں نے سنا اور کہا یار اگر پیلی کمشنر ہو گیا تو شاید یہی حال شہر بھر کا ہو گا۔ پھر تو ہیرو پیلی کو مستر رکھنے کی حاجت ہو گی۔ لوگ قضائے حاجت ہی کر دینگے مستر کہیں دوڑ کیا ہونگے۔

نعمت یاد پر جات ملک۔ اے کوئی کھانا اور سکنجبین لاؤ۔ آؤ تمہارے کھلاؤ۔

راقم ۔۔۔

سرکوب

پنچ مل - خدا - خدا پنچ

بھسانہ بازی

ایک حنیفہ عورت اپنے عاشق کملا پرس کسی طرح نہ آتی تھی۔ والدہ یا گھر کے گرد چکر لگائے۔ مشرائی کے ہاتھ رقعہ بھیجے۔ کنکرے میں لپیٹا آ باندھ کے ہوائی آلات سے پیا بھری کا کام لیا۔ اچھنے پر چھری پھیر کے خودکشی کا ارادہ ظاہر کیا گردانہ قبول ہونا تھی نہ ہوئی۔ آخر ایک پچھائی لائق کشتی کے آگے ہاتھ جوڑے کہ خدا اس گیرے دشمنی کو رام کر میرے جینے کا سرانجام کرے وہ یہ دنیا کا قاضی الحاجات ہے کشتی راضی ہو گئی ایک ڈگری میں شیشہ موتی مسی کا جل سرمہ رنگ کی پڑیاں بس عجیب صاحب کی پیٹی کا گٹھا رکھ کے بڑی بی نے سوداگری کا ڈھیر پھیلایا۔ سستے داموں عقلوں والوں کے ہاتھ سودا بیچ کے ایسا رسوخ پیدا کیا کہ جب کبھی پھیری میں دیر ہو جاتی تو لوگ انتظار کرتے پیسا دیا سادہ دل حنیفہ بھی بڑی بی سے مانوس ہو گئی۔ بڑی بی کچھ بھولی بھالی باتیں کر گئیں اس کا جہاں بے گمانی میں پرفن پروتش کی خدمت انجام دیتی

ایک دن بڑی بی نے بڑے سیل سے کوئی جی جلی کا قصہ شروع کیا کہانی بھیڑی کی آنکھوں میں آنسو بھر کے کہنے لگیں اے بی تیری قسمت خدا کی مار اپنے تئیں خصم پر کہ جیجے کی مار دیتا ہے دو بہاتی شکر پڑا۔ بہو بیوی عورتیں یہ بہ نسبت مردوں کے کہیں زیادہ ہوتی ہے عقلے والی کو دکھیں آگے دیکھ کے تم ہو گئی تھیں ایسا وقت بات رفت و گزشت ہو گئی مگر اب بڑی بی اچھی بیٹی کا افسانہ سنانے لگیں آج یہ ہوا کل یہ ہوا پرسوں یہ ہوا۔ افسانہ سرائی کے ساتھ ہی بڑی بی فرضی کی صورت بنا ہاتھ جاتی پر مارکے یہی سنا دیتی تھیں کہ یہ سے میں ڈر آتی تھی مرد وا ہے بڑا ظالم سیانا کہیں اُس بندی کی بیٹی کو پھیر کر نہ جائے خدا کے یہ بی بی جو حال میں تھیں بہو وہ کے نشانی ہوں کسی سے کہ نہ دنیا جائے کانوں تک آ جائے اور وہ جادو کرے۔ حنیفہ پھر تک خوب کان بھرتی رہی لیجا کے ایک دن جو آئیں تو گھر کی بال کٹیا کر ساتھ وہی کٹیا کی آنکھوں میں خوب ٹکر سچ پھر دیا تھا کسبت کے آنسو جاری تھے۔ اپنی آنکھوں میں بھی پیاز کا رنگ نچوڑ لیا تھا تو بھی آنسو بہا رہی تھیں۔ اس کیفیت نے پوچھا کیا ہوا بڑی بی؟ بولیں کیا بھولی ہو کیا بی بی۔ وہی جسکا ذکر تھا سادات کو صاحبزادی سے آگے میاں نے کسی بات کی فرمائش کی۔ صاحبزادی نے کیا انکار بس اُس مرے کو جو جنون پر سوار ہوا قاتل کا بانہ پھینکا اور کہا میں جاگتا ہوں۔ بیچاری کٹیا ہو گئیں۔ اب بھی اماں کی طرف ایسی ہے کہ چلا نہیں پھوڑتیں سایہ کی طرح ساتھ ہیں۔ ہے یہ بیچاری بچی اماں بندی تیرے خصم کا کیا بنا سکتی ہے۔ تو نے بچا کیا جو دوسرے کی بات نہ مانی۔ یہ کہا اور کٹیا کو گلے لگا کے زار زار رونے لگی آنسو پونچھتے کٹیا آنکھوں میں سرمہ عقل کی پٹی بھر دی تاکہ بندہ یہ رنگ رنگی ہو جائے۔ کٹیا کا حال دیکھ کے بیچاری اپنے دل میں ڈری خیال ہوا کہ میں بھی ایک مرد سے انکار کر بیٹھی ہوں کہیں میاں بھی یہی حشر نہ ہو دل اتنا دہلا کہ بڑی بی سے مشورہ کرنے پر مجبور ہوئی۔

نہ میاں میں جا رہی تھی کہ تھی ہی کھیل لی بی کا [illegible] شفیقہ نیا اور کون ہے جو تیرا جواب ہے اس عورت کا سرا ڈیلان کیا۔ بڑی بی سر ہلا کے بولیں۔ اولو وہ مردے خدا بچے سے کہ اس بندی کی بچی کی آنکھ پر اثر ہو چکا اب ہاں تو تیرے جھکے پھرتا ہے۔

جادو میں لگا آنکھ سے کٹیا ہیں جا کے دل پھنسکرا۔ بہت سنگینی چٹ بیاہ۔

سادی کا ستا ہو کا سن کر لیں میں قائل شملا عوام کا مطالبہ ان رہا ہے وجہ بیان کی جاتی ہے کہ بھولا پن مزدوروں میں جاکے بڑے بھنگ سے سکھا گئے اور اکلاپ ہی سٹرائیکوں ہارے کے نام سے ایک خط چھپا ہے آج اس خط کا مضمون یہ تھا کہ مردہ جادو کیا؟ عجب نہیں جو ہندی رعی کے خلاف بات حق کے بھی ہیں حکومت پر پھر چلے۔ یا آگر کسی دن کا قول ہو کہ ہندوستان بے حنیفہ عورت ہے اور اگر یزی زم آیا ہے بڑی بی ہیں آگر ایران رائے کہ خط کا تیک سچ بالشویکی کٹیا کی آنکھوں میں پھر تک کر دیا پر تشنگی شملا عوام کی حرمت حال کیا جاتی ہے تو عجب کیا؟ دیہاں رائے والوں سخت سیاست قبل پلائی کے یہ دو مہیری زرعشروں کو بھی معلوم نہیں کس نسخہ کھا کر کیا ہو تا ہے۔ حنیفہ جب کے دل میں وہ خطرہ بیٹھ چکا اب ساتپ بلی سے اپنا مزور بنگے ہو۔

ہمارے نزدیک حکومت ہند کو ایران رائے کا چیلنج منظور کر لینا چاہیے۔ خدا کا زور چاپ کسشتر کرتے اب یہ کوئی اچھی بھلی بات نہیں۔ خدا کرے کہ ہندوستان مطمئن ہو جائے کہ کٹیا بنا وٹی کا تو قصہ گڑھا ہوا نہیں ہے بلکہ اصل ہے۔

آہنگ نگراہ البم

حرص خاصتری سن شگر گرد منی ملک کا نیا نہ تھا۔ جام گرکا شیدا اور نئے رنگ کا رشتہ کا البم چھپا ہے اور فرمائش کرتے ہیں کر دیکھیے۔ جلد سکان لڑکیوں کی تصویروں پر کوئی دیوار کا کوئی مرتد منتہد کر سکتے ہیں کر اور احساس آتے خوب ترقی کی ایک دوسری کا دوسری امارتیں بنا آ کر آپ کو نصیب ہوں خوب خوب

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا لوگوں کی دُھرپد ہوریاں اس کتاب میں انہوں نے نقل کی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کھول کر ... لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک گا کر بتا سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ... ایک ... یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ تازہ بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت ضخیم ہے۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نادر ... ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ